## 22397 - بیوی کام کرنے کی رغب رکھتی ہے اور خاوند اسے منع کرتا ہے

**سوال**

میرا خاوند نہ تو مجھے ملازمت کرنے دیتا ہے، اور نہ ہی تعلیم، میرا خیال ہے کہ میرے پاس وقت بھی فارغ ہے اور میں یہ کام کرنے کی قدرت بھی رکھتی ہوں، تو کیا خاوند کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ مجھے ملازمت کرنے یا تعلیم حاصل کرنے سے منع کرے، وہ میری بات نہیں سنتا جس کی بنا پر میں اذیت سے دوچار ہوتی ہوں ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

خاوند اور بیوی دونوں پر واجب ہے کہ وہ اپنی ازدواجی زندگی کے سارے معاملات شریعت مطہرہ کے احکام کے مطابق بسر کریں، شریعت اسلامیہ نے جو حکم دیا ہے اس کی تنفیذ اور اسے تسلیم کرنا واجب ہے، دنیا و آخرت میں سعادت و راحت اور آرام کی یہی راہ ہے، جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے:

اور اگر تم کسی چیز میں تنازع کرو تو اسے اللہ تعالی اور اس کے رسول ( صلی اللہ علیہ وسلم ) کی طرف لوٹاؤ، اگر تم اللہ تعالی اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو، یہ انجام کے اعتبار سے بہتر اور اچھا ہے النساء ( 59 ).

بالخصوص عورت کی ملازمت اور گھر سے نکلنے کے متعلق ہم یہ کہیں گے کہ:

1 - اصل تو یہی ہے کہ عورت اپنے گھر میں ہی رہے، اس کی دلیل اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور تم اپنے گھروں میں ٹکی رہو، اور قدیم جاہلیت کے زمانے کی طرح اپنے بناؤ سنگھار کا اظہار نہ کرو الاحزاب ( 33 ).

اگرچہ اس آیت میں خطاب تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو ہے، لیکن اس حکم میں مومنوں کی عورتیں ان کے تابع ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو خطاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ان کے شرف و مرتبہ کی بنا پر ہے، اور اس لیے بھی کہ وہ مومنوں کی عورتوں کے لیے نمونہ اور قدوہ ہیں.

اور اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مندرجہ ذیل فرمان بھی دلالت کرتا ہے:

" عورت چھپی ہوئی چیز ہے، اور جب یہ نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانکتا ہے، اور وہ اپنے گھر کی گھرائی میں رہتے ہوئے اللہ تعالی کے زیادہ قریب ہے"

اسے ابن حبان اور ابن خزیمۃ نے روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے السلسلۃ الصحیحۃ حدیث نمبر ( 2688 ) میں صحیح قرار دیا ہے.

اور مساجد میں عورتوں کی نماز کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اور ان کے گھر ان کے لیے زیادہ بہتر ہیں"

سنن ابو داود حدیث نمبر ( 567 ) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

2 - اگر مندرجہ ذیل اصول اور ضوابط پائے جائیں تو عورت کے لیے ملازمت اور پڑھانا جائز ہے:

- یہ کام اور ملازمت عورت کی طبیعت اور اس کی تکوین اور خلقت کے موافق ہو، مثلا طب، اور تیمار داری، اور تدریس، اور سلائی کڑھائی وغیرہ.

- یہ کہ عورت کا کام صرف عورتوں کے متعلق ہی ہو، جس میں مرد و عورت کا اختلاط نہ پایا جائے، لھذا عورت کے لیے مخلوط سکول جس میں لڑکے اور لڑکیاں اکٹھی تعلیم حاصل کر رہے ہوں پڑھانا جائز نہیں ہے.

- عورت اپنے کام میں شرعی پردے کا اہتمام کرے.

- اس کی ملازمت اور کام اسے بغیر محرم سفر کرنے کی طرف نہ لے جاتا ہو.

- عورت کا کام کاج اور ملازمت کی طرف نکلتےہوئے کسی حرام کام کا ارتکاب نہ ہوتا ہو، مثلا ڈرائیور کے ساتھ خلوط، یا خوشبو لگانا جسے اجنبی مرد سونگھیں.

- یہ کہ اس ملازمت اور کام میں اپنے واجبات میں سے کسی چیز کا ضیاع نہ ہوتا ہو، مثلا گھر کی دیکھ بھال، اور اپنے خاوند اور اولاد کے کام وغیرہ کرنا.

3 - آپ نے ذکر کیا ہے کہ آپ ملازمت اور تدریس یا پڑھائی کي رغبت اور قدرت رکھتی ہیں، تو یہ ایك اچھی چیز ہے، شائد آپ اسے اللہ تعالی کی اطاعت میں صرف کریں، وہ اس طرح کہ سابقہ اصولوں اور ضوابط کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے گھر یا اسلامك سینٹر میں آپ مسلمان لڑکیوں کو تعلیم دیں، یا ایسا کام کریں جو آپ کو بھی اور آپ کے خاندان کو بھی فائد دے، مثلا سلائی کڑھائی وغیرہ کریں، جو آپ کے لیے فراغت اور اکتاہٹ کے احساس سے نکلنے کا باعث اور وسیلہ ہو گا.

اور اسی طرح آپ کے لیے یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کسی اوپن اسلامی یونیورسٹی سے التحاق کرلیں، جو آپ کو گھر

بیٹھے تعلیم حاصل کرنے کی سہولت دے، تا کہ آپ علم اور فقہ حاصل کر سکیں، اور اس کے ساتھ ساتھ اس میں اللہ تعالی کے ہاں قدر و منزلت اور اجروثواب بھی حاصل ہو.

کیونکہ شرعی علم حاصل کرنے والے طالب علم کے لیے فرشتے اپنے پر پھیلاتے ہیں، اور عالم دین کے لیے آسمان و زمین میں پائی جانے والی ہر چیز دعاء استغفار کرتی ہے، حتی کہ پانی میں رہنے والی مچھلیاں بھی، جیسا کہ ترمذی کی حدیث نمبر ( 2682 ) اور سنن ابو داود کی حدیث نمبر ( 3641 ) اور سنن نسائی کی حدیث نمبر ( 158 ) اور سنن ابن ماجۃ کی حدیث نمبر ( 223 ) میں بیان ہوا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو صحیح ترمذی میں صحیح قرار دیا ہے.

اور اللہ تعالی سے دعا کرتی رہیں کہ وہ آپ کو نیک اور صالح اولاد عطا فرمائے، کیونکہ اس اولاد کی تربیت عورت کے لیے تو فارغ رہنے کا وقت ہی نہیں چھوڑتی، اور عورت کو یہ سب کچھ کرنے میں الحمد للہ اللہ تعالی کی طرف سے اجر عظیم عطا کیا جاتا ہے.

اور یہ یاد رکھیں کہ معصیت و نافرمانی کے علاوہ ہر کام میں خاوند کی اطاعت و فرمانبرداری واجب ہے، تو اس بنا پر اگر خاوند اپنی بیوی کو کہتا ہے کہ وہ ملازمت یا پڑھائی کے لیے نہ جائے تو بیوی کو اس کی بات تسلیم کرنی واجب ہے، اور اسی میں اس کی سعادت اور کامیابی بھی ہے.

ابن حبان رحمہ اللہ تعالی نے اپنی صحیح میں حدیث نقل کی ہے کہ:

" جب عورت اپنی پانچوں نمازیں ادا کرے، اور رمضان کے روزے رکھے، اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے، اور اپنے خاوند کی اطاعت وفرمانبرداری کرے، تو اسے کہا جائے گا کہ تم جنت میں جس دروازے سے بھی چاہو داخل ہو جاؤ"

اس حدیث کو علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع حدیث نمبر ( 661 ) میں صحیح قرار دیا ہے.

اور خاوند کو بھی یہ نہیں چاہیے کہ وہ اپنی بیوی کے شعور اور احساسات کو اذیت دینے، اور اس کی رائے کو دبانے، اور اس کی رغبات سے محروم کرنے میں اس حق کو استعمال کرتا پھرے، بلکہ اسے بھی اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتے ہوئے اللہ سے ڈرنا چاہیے، اور اپنی بیوی سے مشاورت اور بات چیت کرنی چاہیے، اور بیوی کے لیے شرعی حکم بیان کرنا چاہیے، اور اس کے بدلے ایسے کام اور مواقع فراہم کرے جس سے اسے سعادت اور خوشی حاص ہو، اور اس کی قوت اور مہارت زیادہ ہو، اور اس کی رغبات بھی کچھ نہ کچھ پوری ہو سکیں.

ہماری اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ سب کو اپنے محبوب اور رضامندی کے کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے.

والله اعلم .